عقیدہ رسالت: انسانی زندگی میں رسالت کی ضرورت اور اہمیت

۱- تعارف:

اسلام نے انسان کے پیدا کیے جانے کا جو مقصد اور اسکی زندگی کا جو فریضہ بتایا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اطاعت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اطاعت کا نام آتے ہی فطری طور پر اللہ تعالیٰ کے احکام اور مرضی کا سوال سامنے آتا ہے کہ انسان خود ہی اپنے پروردگار کا بندہ اور اطاعت گزار بن کر رہنے کا فیصلہ کرے گا تو وہ ضرور یہ جاننا چاہے گا کہ اس کے مالک کے احکام کیا ہیں جن کی وہ اطاعت کرے گا؟ وہ کن باتوں کو پسند کرتا ہے؟ اور کن باتوں کو پسند نہیں کرتا؟ اسی حالت میں اللہ تعالیٰ نے خود ہی انتظام کیا اور انسان کی رہنمائی کے لیے رسول بھیجے جو اللہ تعالیٰ کے احکامات اس کے بندوں تک پہنچاتے رہے اور ان کی رہنمائی کرتے رہے۔ اس وجہ سے رسالت غذا اور پانی کی طرح انسان کی ایک ناگزیر ضرورت ہے اور اسلام کے بنیادی عقائد میں شامل ہے۔ اور ہر دور میں نبوت و رسالت انسانی زندگی پر اثر انداز ہوئی۔

۲- رسالت کے معنی:

۱- رسول کے لغوی معنی:

رسول کا لفظ 'رسل' سے نکلا ہے جس کے لغوی معنی 'پیغام پہنچانے والا، قاصد، ایلچی یا سفارت کے ہیں۔

۲- نبی کے لغوی معنی:

نبی عربی زبان کے لفظ 'نبا' سے نکلا ہے جس کے

Babar Paper Product

Scanned with CamScanner

M T W T F S

DATE:

لغوی معنی ہیں: خبردار کرنے والا ، آگاہ کرنے والا۔

۳۔ دین کی اصطلاح میں نبوت اور رسالت کا مفہوم:

دین کی اصطلاح میں نبوت و رسالت ایک اعلیٰ روحانی منصب ہے جس پر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے خاص خاص بندوں کو منتخب کر کے فائز فرمایا ہے ، جس کے ذریعے انسان کو معرفت الٰہی حاصل ہوتی ہے ۔ مطلب کہ نبوت و رسالت ایک ایسا منصب ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے درمیان ربط کا کام کرتا ہے ۔

۴۔ رسالت قرآن کریم کی روشنی میں:

قرآن کریم میں مختلف مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور رسولوں کے بارے میں ارشادات فرمائے ہے ۔ سورۃ النحل میں ارشاد پاک ہے:

ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا

ترجمہ: "ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیج دیا۔" (النحل: 36).

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وکم ارسلنا من نبی فی الاولین ○

ترجمہ: "اور ہم نے کتنے ہی نبی پہلے لوگوں میں بھیجے۔" (الزخرف: 6).

۵۔ رسالت احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں:

حدیث جبریل ؑ میں فرشتہ جبریل ؑ نے حضور ﷺ سے پہلا سوال ایمان کے متعلق کیا کہ ایمان کیا ہے؟ اس کے جواب میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ایمان یہ ہے کہ تو اللہ اور اس کے فرشتوں کا اور اس سے ملنے کا اور اس کے پیغمبروں کا یقین کرے اور مر کر جی اٹھنے کو مانے۔"

Babar Paper Product

Scanned with CamScanner

M T W T F S DATE:

۲۔ مولانا صدر الدین اصلاحی کے مطابق رسالت کا مفہوم:

رسالت کے لفظی معنی "سفارت" اور "پیغامبری" کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں 'رسالت' اس سفارت کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے انسانوں تک اپنے تشریعی احکام پہنچانے اور انھیں اپنی مرضی کی راہ بتانے کے لیے قائم کیا ہے۔ اس کا دوسرا نام "نبوت" ہے۔

۳۔ نبی اور رسول میں فرق:

"رسول" اس پیغمبر کو کہتے ہیں جس کو نئی کتاب اور نئی شریعت دی گئی ہو۔ اور "نبی" ہر پیغمبر کو کہتے ہیں۔ چاہے اسے نئی شریعت دی گئی ہو یا نہ دی گئی ہو اور وہ اپنے سے پہلے والے رسول کی اتباع کرتے ہوئے اس کی شریعت کی تبلیغ کرے۔ اس لیے ہر رسول نبی ہوتا ہے لیکن ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔

۴۔ رسالت پر ایمان کی اہمیت:

عقیدہ رسالت اسلام کے ان بنیادی عقائد میں شامل ہے جن پر ایمان لانا ضروری ہے جس کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ رسالت پر ایمان سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضورؐ سے پہلے جتنے بھی انبیاء اور رسول مبعوث فرمائے سب کو برحق مانا جائے۔ بحیثیت رسول ان میں کوئی تفریق نہ کی جائے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول اور نبی مانا جائے۔ آپؐ کی شریعت پر عمل کیا جائے جس نے سابقہ شریعتوں کو منسوخ کر دیا ہے۔

Scanned with CamScanner

M T W T F S

DATE:

5- رسالت و نبوت کی ضرورت:

اسلام نے انسان کی

پیدائش اور زندگی کا مقصد "اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اطاعت" انبیاء و رسل کے ذریعے بتایا ہے اور یہی وہ چیز ہے جس پر انسان کی دنیا و آخرت کی فلاح و نجات کا دارومدار ہے۔ انسان فطری طور پر چاہتا ہے کہ عملی زندگی کے لیے اس کے سامنے کوئی مثال یا نمونہ ہو۔ جسے دیکھ کر اس کے مطابق زندگی گزار سکے اور پیغمبروں کی زندگی لوگوں کے لیے بہترین مثال یا نمونہ عمل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ہدایت کے لیے نبی و رسول پر کتاب نازل فرماتا ہے۔ صاحب کتاب اس کی تعلیمات اور احکامات اور حکمتیں سکھاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایتہ و یزکیھم و یعلمھم الکتب والحکمۃ ج وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین ○

ترجمہ: "بے شک اللہ نے ایمان والوں پر بڑا احسان فرمایا جب ان میں ایک رسول مبعوث فرمایا جو انہی میں سے ہے۔ وہ ان کے سامنے اللہ کی آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ یہ لوگ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔" (آل عمران: 164)

اللہ تعالیٰ نے انسان کی

طبعی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے بندوبست فرمایا ہے، اسی طرح روحانی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے نبوت و رسالت کا اہتمام فرمایا۔ رسولوں اور انبیاء کو دنیا میں لوگوں کو دین حق کی دعوت دینے کے لیے بھیجا گیا کہ وہ انسانوں کو ایمان کی طرف بلائیں اور اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اطاعت کا

Babar Paper Product

M T W T F S DATE:

حکم دیں۔ تاکہ لوگوں پر حجت پوری ہو جائے پھر کوئی یہ
نہ کہہ سکے کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں تھا۔

Scanned with CamScanner

M T W T F S
DATE:

انفرادی اور اجتماعی زندگی پر رسالت کے اثرات:

انبیاء کی تاریخی حیثیت و اہمیت اور کردار، ان کے مثبت اثرات اور تعمیری اقدامات جو وہ کر گئے ہیں یا تہذیب و تمدن کے لیے ان کی خدمات کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ انبیاء تاریخ بشریت کے بزرگ ترین مصلح اور دل سوز و دردمند ترین رہبر رہے ہیں کہ جنہوں نے بشر کو اس کے کمال و سعادت اور نجات کی آخری منزلوں تک پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ اور اس طرح معاشروں میں عظیم ترین تبدیل و تعمیر لانے میں کامیاب ہوئے۔

1. انفرادی زندگی پر رسالت کے اثرات:

اللہ تعالیٰ نے نبوت و رسالت کا سلسلہ روز اول سے جاری کر دیا اور خاتم النبیین ﷺ تک ہر دور میں انبیاء کرام تشریف لائے اور انہوں نے پیغامات ربانی کو انسانیت تک پہنچانے کا فریضہ سر انجام دیا اور ہر دور میں نبوت و رسالت انسانی زندگی پر اثر انداز ہوئی۔ انسان کی انفرادی زندگی پر رسالت کے چند اہم اثرات حسب ذیل ہیں:

1- جذبۂ اطاعت کی بیداری:

اطاعت رسول ہر امتی کے لیے لازم اور ضروری ہے۔ ہر امتی کو نبی کے احکام کو تسلیم کرنا اور ان کی پیروی کرنا ہوتی ہے چنانچہ اس میں جذبۂ اطاعت بیدار ہوتا ہے۔ ہر اچھے کام کی طرف اس کا رجحان بنتا ہے۔ اسے برائی سے روکنا اور اچھائی کی طرف مائل کرنا

Babar Paper Product

Scanned with CamScanner

آسان ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی انبیاء کرام ع کی اطاعت کا حکم دیتے ہے:

یاایھا الذین آمنو اطیعو اللہ و اطیعوا الرسول ۝

ترجمہ: "اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔" (النساء: 59)

۲- خودسری کا خاتمہ: عاجزی و انکساری

رسالت سے انسان میں موجود خودسری اور بلا وجہ کی خود پسندی کا بھی خاتمہ ہو جاتا ہے اور اس میں تواضع و انکساری جیسی خصوصیات پیدا ہوتی ہے۔ انسان کو اپنی عقل و شعور پر بڑا ناز ہوتا ہے لیکن انسانوں میں سے کچھ ہستیوں کو اللہ تعالیٰ منتخب کر کے انہیں نبوت سے سرفراز فرما کر افضل قرار دے دیں تو انسان یہ سوچنے پر مجبور ہو جائے گا کہ واقعی اگر میں ہی بڑا ہوتا تو نبوت مجھے عطا کیا جاتا۔ اس طرح خودسر افراد سے خودسری کا خاتمہ ہوتا ہے۔

۳- پاکیزگی کردار:

رسالت اور نبوت تعلیمات الٰہی کو انسانیت تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں اور تعلیمات الٰہی عمل و فکر کی پاکیزگی کا درس ہیں۔ چنانچہ رسالت انسان کے کردار کو پاکیزہ بناتی ہے انسان کو برے کردار سے بچاتی ہے اور اچھے کردار اپنانے کی تلقین کرتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ اخلاق کا مالک بنایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴿ (القلم: 4)

ترجمہ: " اور بیشک تم (محمد ﷺ) یقیناً عظیم اخلاق پر ہو۔"

۴- فکری اطمینان:

رسالت انسان کو ہر قسم سوالات کے تسلی بخش جواب دے کر اُسے مطمئن کرتی ہے بلکہ یوں کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ صرف اور صرف رسالت ہی ان سوالات کے تسلی بخش جوابات دیتی ہے۔ اس کے علاوہ انسان کے پاس ایسا کوئی ذریعہ علم نہیں ہے جس کے ذریعے ملنے والے جوابات کو بالکل درست اور صحیح تسلیم کیا جا سکے۔ اس لیے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ﴿ (الحشر: 7)

ترجمہ: " اور رسول جو کچھ تمہیں عطا فرمائیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں تو تم باز رہو۔"

۵- عملی نمونہ سے استفادہ اور تسکین:

انبیاء و رسل مبعوث فرما کر اللہ کریم نے نہ صرف یہ کہ بنی نوع انسان تک پیغام ہدایت پہنچایا ہے بلکہ یہ بھی کہ ان ہستیوں کو کامل عملی نمونہ بھی بنایا ہے تاکہ لوگ ان کی زندگیوں کو دیکھیں اور انہیں اپنے لیے مشعل راہ بنا سکیں۔ اسی طرح انبیاء اور رسل نے تمام احکامات الٰہی پر عمل پیرا ہو کر واضح کر دیا ہے کہ کوئی حکم ربانی ناقابل عمل اور مشکل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام پر فضل اور احسان کیا ہے اور مسلمانوں کو

Scanned with CamScanner

M T W T F S

DATE:

اس کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

و من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبین والصدیقین و الشہداء والصلحین ج و حسن اولئک رفیقا ۝

ترجمہ: "اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین اور یہ کتنے اچھے ساتھی ہیں۔" (النساء: 69).

6- حفظ مراتب کا احساس:

جب نبی کی اطاعت اور نبی کی عزت و تکریم کا شعور پیدا ہو جائے تو پھر انسان کو دیگر افراد کے مرتب کا بھی احساس ہو جاتا ہے، پھر وہ ہر فرد کے ساتھ اس کے مرتبہ و مقام کو مدنظر رکھتے ہوئے پیش آتا ہے۔ نبی کی تکریم استاد کی تکریم سکھاتی ہے۔ نبی کی تکریم علماء کی تکریم سکھاتی ہے۔ نبی کی تکریم اکابرین کی تکریم سکھاتی ہے۔ نبی کی تکریم والدین کی تکریم سکھاتی ہے۔ الغرض نبی کی تکریم سے انسان اپنے آپ کو مؤدب بناتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

و لقد کرمنا بنی آدم ۝ (بنی اسرائیل: 70)

ترجمہ: "اور بیشک ہم نے اولاد آدم کو عزت دی۔"

7- مقصدیت کا شعور:

انسان ایک خاص مقصد کے لیے دنیا میں آتا ہے، اس کی زندگی اور موت بھی کسی مقصد کے لیے

Scanned with CamScanner

ہے۔ اس چیز کی تعلیم انسان کو انبیاء و رسل نے دی ہے۔ نبوت و رسالت کے ذریعے ہی انسان کو مقصد حیات کا علم ہوا ہے۔ اگر نبوت و رسالت کا یہ سلسلہ پیدا نہ کیا جاتا تو مقصدیت کا شعور پیدا نہ ہوتا اور دنیا میں آنے، زندگی گزارنے، اور چلے جانے، سب کو بے مقصد سمجھ لیا جاتا۔ اس لیے عقیدہ رسالت انسان کو زندگی کا مقصد دیتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

افحسبتم انما خلقنکم عبثا و انکم الینا لا ترجعون ۝ (المومنون: 115)

ترجمہ: "تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تم ہماری طرف لوٹائے نہیں جاؤ گے۔"

۸- غلامی اور قید و بند سے آزادی:

انبیاء کرام ؑ نے انسان کی مختلف نوع کی آزادی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے جہاں ایک طرف بشر کو بادشاہوں اور سلطنتوں کی شکل میں مادی قوتوں کی قید سے آزادی دلائی وہیں دوسری طرف اس کو ہوس، شہوت پرستی، مادیت اور حب دنیا جیسی زنجیروں سے آزاد کرایا۔ ارشاد ربانی ہے:

و یضع عنھم اصرھم و الاغلل التی کانت علیھم

ترجمہ: "اور ان کے اوپر سے وہ بوجھ اور قیدیں اتارتے ہیں جو ان پر تھیں۔" (الاعراف: 157)

انبیاء کرام ؑ کے لائے ہوئے تعلیمات پر عمل کرنے سے انسان ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تمام قید و بند سے آزاد ہو جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

اجتماعی زندگی پر رسالت کے اثرات:

رسالت جہاں انفرادی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہے، وہاں انسان کی اجتماعی زندگی کو بھی متاثر کرتی ہے۔ اجتماعی زندگی پر رسالت کے چند اہم اثرات حسب ذیل ہیں:

۱- فلاح انسانیت:

رسالت و نبوت نے تعلیمات الٰہی کی روشنی میں انسانیت کو اخوت، محبت، تعاون، ایثار، احسان، تواضع، ادائیگی حقوق، علم اور بردباری جیسے میٹھے درس دیئے ہیں اور معاشرہ کو امن و سکون کا گہوارہ بنایا ہے۔ نیز یہ کہ رسالت نے انسان کو دنیا و آخرت میں فلاح کے حصول کی ترغیب دی ہے۔ قرآن پاک میں اللہ پاک کا ارشاد ہے:

اولٓئک علی ھدی من ربھم و اولٓئک ھم المفلحون ۝

ترجمہ: "یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔" (البقرہ: 5)

۲- وحدت فکر:

اگر رسالت و نبوت کا سلسلہ پیدا نہ کیا گیا ہوتا تو ہر آدمی اپنی سوچ کے مطابق جو درست سمجھتا وہی کرتا اور اس پر ڈٹا رہتا۔ ہر آدمی کی راہ جدا ہوتی جیسا کہ لادینی نظریات میں آج بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ اس لیے رسالت نے انسان کو ایک سمتی اور وحدت فکر عطا کی ہے اور

Babar Paper Product

Scanned with CamScanner

M T W T F S DATE:

تمام انسانیت کے سامنے ایک درست فکر رکھ کر اس کے مطابق زندگی بسر کرنے کی تلقین کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی غور و فکر کرنے کی تلقین کی ہے:

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۝

ترجمہ: "بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم تبدیلی میں عقلمندوں کے لیے نشانیاں ہیں۔" (آل عمران: ۱۹۰)

۳- جماعت بندی یا اجتماعیت:

رسالت کے بغیر ہر طرف انتشار ہی انتشار ہوتا، ہر ایک کی سوچ الگ ہونے کی بنا پر کسی نقطہ پر اتفاق و اتحاد ناممکن ہو جاتا۔ لیکن رسالت نے جہاں وحدت فکر دی ہے وہاں اجتماعیت کی بھی دعوت دی ہے جو کہ وحدت فکر کا لازمی نتیجہ ہے۔ خوبصورت معاشرے کی بنیاد وحدت فکر اور جماعت بندی یا اجتماعیت کے شعور کے ساتھ ہی رکھی جا سکتی ہے۔ چنانچہ رسالت و نبوت ہی سے ایک خوبصورت معاشرہ وجود میں آ سکتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

ترجمہ: "اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھام لو اور آپس میں تفرقہ مت ڈالو۔" (آل عمران: 103)

۴- فسادات کا خاتمہ:

رسالت افراد میں سے خودسری ختم

Scanned with CamScanner

کرتی ہے، ان کے کردار کو پاکیزہ بناتی ہے، ان میں حفظ
مراتب کا احساس پیدا کرتی ہے، انہیں وحدت فکر عطا
کرتی ہے، اور ان میں اجتماعیت کا شعور پیدا کرتی ہے۔
اس طرح سے رسالت معاشرہ میں سے ہر قسم کے فسادات
کا خاتمہ کرتی ہے۔ جس معاشرے کے افراد خود سر نہ ہوں
گے بلکہ اپنے اندر جذبۂ اطاعت اور تواضع و انکساری رکھتے
ہوں گے، ظاہر ہے وہ معاشرہ فسادات اور خونریزیوں سے پاک ہوگا۔

حاصل بحث:

عقیدہ رسالت اسلام کا دوسرا اہم بنیادی
عقیدہ ہے، اور اس پر ایمان لائے بغیر انسان، مومن نہیں بن
سکتا۔ صرف اپنے پیغمبر پر نہیں بلکہ جتنے بھی انبیاء کرام علیہ السلام
نے بھیجے ہیں ان سب پر ایمان لانا ضروری ہے۔ انسانی زندگی
میں عقیدہ رسالت کی بڑی اہمیت ہے کیونکہ انبیاء کرام ع کے
ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنی احکامات انسانوں تک پہنچائی ہے اور
ان کو انسانوں کے لیے عملی نمونہ قرار دیا ہے تاکہ مسلمان انبیاء
کرام ع کی تعلیمات کو اپنائیں اور فلاح پائیں۔ عقیدہ رسالت
انسان کی انفرادی زندگی سے لیکر اجتماعی زندگی تک بہت اہمیت
کا حامل ہے اور ہر جگہ انسان کو رہنمائی فراہم کی ہے، چاہے وہ
جذبۂ اطاعت ہو، عاجزی انکساری، پاکیزگی یا پھر مقصدیت کا شعور
ہو۔ اور انسانوں کو اجتماعیت، فکر وحدت کو اپنانا اور فسادات کے خاتمے
کا درس دیتی ہے۔ مسلمانوں کے زوال کی سب سے بڑی وجہ انبیاء کرام ع کی
تعلیمات سے دوری ہے اور جو لوگ پیغمبر اسلام ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہے
وہ کامیاب و کامران ہوں۔

Babar Paper Product

Scanned with CamScanner